رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقامِ امیر معاویہ

علامہ سید مظفر شاہ قادری

طالب دعا : زوہیب حسن عطاری

5:«سید مظفر شاہ صاحب»

دفاعِ امیر معاویہ	521
صحابی کی تعریف	533
حضرت امیر معاویہ کی شان	535

عبد العزیز پرہاروی کا مقام و مرتبہ	539

«سید مظفر شاہ صاحب»

دفاعِ امیر معاویہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْدِئِ الْمُعِيْدِ الْغَنِيِّ الْحَمِيْدِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْن سَيِّدِنَا وَحَبِيْبِنَا نَبِيِّنَا وَكَرِيْمِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَدِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ اَمَّا بَعْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

(سورة الحجرات آیت:7،8)

اٰمَنْتُ بِا للّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ

عَنْ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا نَبِیِّنَا وَکَرِیْمِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ وَاَنَّہٗ
خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ
ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمٖ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اللہ کی حمد و ثناء نبی کریم صاحبِ صد تکریم باعثِ تخلیقِ ارض و سماء ﷺ کی بارگاہِ مقدسہ میں انتہائی عقیدت اور احترام کے ساتھ درود وسلام پیش کرنے کے بعد تمام تعریف اللہ جل مجدہ کے لیے ہے اللہ کی حمد وثناء، اس کے حبیب اعظم پر درود سلام پیش کرنے کے بعد سید عالم کے جملہ اصحاب جملہ اقرباء آپ کی عترت پاک آپ کی آل پاک بالخصوص خال المومنین کاتبِ وحیِ رب العلمین حضور سیدنا امامنا مرشدنا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے یوم پاک کی اس تقریب میں ہم شریک ہیں اور فضائل ومناقب کا ایک سمندر رہے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دلائل کی صورت میں موجود ہے اور یہ وہ عظیم شخصیت ہے جن کے ذریعے اہلِ سنّت کا تعارف ہوتا ہے۔

الحمد للہ ہر سال یہ سعادت ہمیں حاصل ہوتی ہے کہ تمام مشاہیر امت اور تمام مقبولانِ بارگاہِ الٰہی اور مقبولانِ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کے ایام سے ہم سب بہرہ مند ہوتے ہیں اللہ مجھے اور آپ سب کو توفیق عطا فرماتا ہے یقیناً یہ اس مسجد کی بہت بڑی برکت ہے کہ ہمیں یہاں پر یہ سعادت حاصل ہوتی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول اور اس کے رسول کے جملہ صحابہ اولیاء محبین کے ایام کو یاد کرتے ہیں لیکن تحدیثِ

نعت کے طور پر ایک بات عرض کر دوں اس میں یہ احتیاط اور پورا خیال رکھا جاتا ہے کہ چل چلاؤ یا مکھی پر مکھی نہ ماری جائے بلکہ جب یوم منانا ہے تو یوم کے بزرگوں کی بارگاہ میں باقاعدہ باضابطہ اہتماماً اور تعظیماً ایک تحفہ ہوا کرتا ہے پھر ہم کوشش بھی کرتے ہیں کہ بزرگوں کی عطا سے جو بزرگوں نے لکھا ہے اس کو چن چن کر جمع کر کے اس بزم کی زینت بنائی جائے اور جس خوان مبارک سے اس روحانی رزق سے ہم اپنے آپ کو بہرہ مند کر رہے ہیں تو پھر ہر نان مبارک اور ہر روحانی غذا سے اور ہر جہت سے اس مبارک جام سے ہم اپنے آپ کو مستفید کریں کہ جو اللہ رب العلمین کے عرفان اور اکرام کو جمع کرنے کا برتن ہے۔

میلاد شریف کے حوالے سے تو گفتگو ہوئی سید عالم ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے حوالے سے کہ یہ اہتمام کیوں کیا جاتا ہے اور یہ کیوں ضرورت پیش آتی ہے کہ یقیناً جو بحث ہم وہاں کرتے ہیں وہ بھی ایک بڑی سعادت ہے بزرگوں کے جو ایام مناتے ہیں وہ بھی ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے کہنے کا جو مقصد ہے نوجوانوں سے میں گفتگو کرنا چاہوں گا کہ ایام کو صرف فاتحہ تک محدود نہ رکھا جائے کیونکہ یہ پر آشوب دور ہے اور پر فتن دور ہے اور لوگوں کے نظریات تبدیل کرنے کی خطرناک تحریک چل رہی ہے جہاں پہلے بات صرف منبر اور مقتدی تک رہتی تھی اب تو انٹرنیٹ کا ایک سیلاب ہمارے سامنے ہے۔

جہاں پر ہدایت ایک طرف ہے تو گمراہی کے ایسے بھیانک اڈے موجود ہیں کہ جن کی شکل وصورت اور معاملات سے پہچانا بھی نہیں جا سکتا کہ یہ شہد دکھا کر ہمیں شہد ہی پلا رہا ہے یا زہر پلا رہا ہے بوتل تو اس نے شہد کی رنگت کی رکھی ہوئی ہے اور نام بھی اس نے شہد کا رکھا ہوا ہے لیکن اس کے اندر اس نے کیا رکھا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر ختمِ خواجگان ہو تو پھر خواجہ غریب نواز کے عقائد اور نظریات

بتائے جائیں صرف گم صم ہاتھ اُٹھا کر دعا کر کے چلے جانا یہ ذاتی فائدہ ہے امت کا فائدہ چاہتے ہیں تو پھر ان کی تعلیمات اور بالخصوص ان کے عقائد اُجاگر کیے جائیں ختم قادریہ یا کوئی اور محفل منعقد ہو پھر اس میں ضرورت اس امر کی پڑتی ہے کہ جہاں پر آپ ذاتی مقاصد کو پورا کر رہے ہیں وہیں پر حضور غوث اعظم اور اس سلسلے کی تعلیمات کو آگے بڑھایا جائے وہیں پر یوم صحابہ کی جہاں فاتحہ وتسبیحات برکتوں سے خالی نہیں ہیں لیکن یہی اس کا حصہ نہیں ہیں نہ محض تقریر اس کا حصہ ہے نہ محض وظائف اس کا حصہ ہیں بلکہ دونوں کا مجموعہ اس کا حصہ ہے تاکہ روحانیت بھی حاصل کی جائے اور تعلیمات بھی حاصل کی جائیں اللہ کے ذکر کے ساتھ اس کو مستفیض کیا جائے۔

اور یہ دو وجہ سے ہے ایک وجہ تو اس میں یہ ہے کہ یہ ایک ہدیہ اور تحفہ ہے پھر ہدیہ تحفہ جان چھڑانے کے لیے نہیں ہونا چاہیے نہیں دے سکتے تو آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ دیں آپ نہیں پیش کر سکتے تو آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ پیش کریں اور اگر آپ پیش کریں تو ہر سنجیدہ شخص یہ چاہتا ہے کہ میں کسی کی مہمان نوازی کروں تو بڑھ چڑھ کر اس کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کروں ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ حوالہ جات اور تمام چیزوں کو اس لیے بیان کیا جاتا ہے ایک بات اس کو آپ ہماری مجبوری سمجھیں کیونکہ کہا جائے وہ تین چار گھنٹے اعتکاف بیٹھ کر کیا کر رہے ہوتے ہیں تو ہم نے کہا تین چار گھنٹے تک بیٹھ کر ہم اپنی بھی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور ہر مسلمان کے عقیدے کو بھی بچانا چاہتے ہیں۔

دراصل آپ کو گرم ہوا نہیں لگی اور نہ آپ کے کوئی دشمن ہیں اس لیے آپ نہ دوستوں کی قدر جانتے ہیں نہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کی قدر جانتے ہیں ہم صبح وشام اور یہ ساری امت گرم ہواؤں کا شکار ہوتی ہے اور اپنے گرد ونواح میں وہ شاطر قسم کے لوگوں کا مقابلہ کرتی ہے تو یہ اس درد کو چاہتی ہے کہ یہ معاملات ہوں اصل چیز

جہاں پر بدمذہب آج اپنے آپ کو قرآن کے طور پر پیش کر رہا ہے حدیث کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو سلفی کہہ رہا ہے کہ ہم سلف کے ماننے والے ہیں اپنے آپ کو جان بوجھ کے اہلِ سنّت کہلا رہا ہے۔

اور کچھ تو بدقسمتی سے ہمارے جماعتِ اہلِ سنّت کے قائدین بن گئے ہیں تو یہ ساری چیزیں اس لیے ہوتی ہیں کہ جب ہم نے صرف ایک عقیدت کا پہلو رکھا اور اس کو تعلیم اور اصل نظریے تک ہم نہیں لے گئے تو یہ سب سے بڑا فساد وہیں پر لازم آتا ہے جس طرح کہ میں ساؤتھ افریقہ گیا تو وہاں پر ایک نقشبندی پیر نے اعلان کر دیا کہ میں غوث پاک سے بڑھا ہوا ہوں اب اس کے مرید ھُوھُو کر رہے ہیں اور عقیدہ یہ رکھ رہے ہیں کہ ہمارا پیر غوث پاک سے بڑھا ہوا ہے تو مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ بیان کریں تو میں نے کہا جو آپ نے تین سو ساٹھ پیر پال رکھے ہیں ان سے کہیں یہ بیان کریں جو آج تک صرف مرید بنا کر وظائف کرا کے ساری چیزیں کرتے رہے تو وہ فتنوں کا مقابلہ کریں مریدوں کے عقیدے اور ایمان کا۔

ہم تو حاضر ہیں پوری امت حاضر ہے لیکن ان لوگوں کی اصل ذمہ داری ہے کہ جو آج تک اپنے مریدوں کی دولت سے مستفیض ہو رہے ہیں اور معاملات سے مستفیض ہو رہے ہیں الحمد للہ جو بزرگوں کے عقائد تھے وہ ہم نے پیش کیے اور ہم نے بتایا کہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ جو نقشبندیوں کے عظیم پیر ہیں وہ تو میرے غوث اعظم کے جوتوں کو چومنے والے ہیں۔

لہٰذا آج کے موضوع میں دو چیزیں میں شامل کرنا چاہ رہا ہوں ایک تو یہ ہے کہ تحفہ پیش کیا جائے تو بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ پیش کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جس موضوع پر آپ بول رہے ہیں بہت ممکن ہے اس کے مخالفین بھی ہوں۔ بہت ممکن ہے کہ اس موضوع کے خلاف ایک تحریک چل رہی ہو تو پھر آپ

اپنے قریب دوستوں کی سبحان اللہ پر ہی نظر نہ رکھیں بلکہ دور تک جو ایک تیر اور بھالا لے کر اس امت کو شکار کرنے کے لیے بیٹھا ہے اس کے بھالے اور تیر کو توڑنے کے لیے مضبوط دلائل اور نظریات کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عقیدہ محفوظ ہوتا ہے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایک دن کے اندر بائیس بائیس گھنٹے تحریری کام کیا اگر وہ چاہتے تو پتہ نہیں معاملات کہاں سے کہاں چلے جاتے لیکن انہوں نے اپنے منصب کا حق ادا کیا۔

تو میں صرف آپ کا شعور بیدار کرنے کے لیے بات عرض کرنا چاہتا ہوں مثال کے طور پر کچھ دن قبل میں اسرار احمد کی تقریر سن رہا تھا وہ شخص یہ الفاظ کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر تم اسلام کے خلاف کوئی کام ہوتا دیکھو تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے ہاتھ سے روکو پھر اس سے ایمان کا کم درجہ یہ ہے کہ پھر تم اس کو زبان سے منع کرو اور تیسرا درجہ اس کا یہ ہے کہ دل سے اس کو گھٹیا جانو پھر وہ کہتا ہے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے والے کے خلاف ہاتھ سے بھی جہاد ہو گا زبان سے بھی جہاد ہو گا اور ان کے لیے دل میں شدید نفرت رکھی جائے گی۔ جہاں پر پرنٹ میڈیا اور میڈیا کی دیگر اقسام جو اس وقت بد مذہبیت کی بہت خطرناک لپیٹ میں ہے اور ہمارا نوجوان سادگی کے اندر اس بھنور کے اندر بھٹک رہا ہے منبر و محراب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یا تو اس منصب سے دستبردار ہو جائیں اور اگر اس منصب پر رہتے ہیں تو اس کا حق یہ ادا کریں کہ اپنی مصروفیت سے کچھ وقت نکال کر اپنے بزرگوں کے عقیدوں کو اس نوجوان امت تک پہنچائیں۔

اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم تو رجب شریف میں آتا ہے لیکن اس کو تاکیداً کرنے کی بات یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ مظلوم صحابی ہیں جن کو غیروں نے تو تیر کا نشانہ بنایا لیکن آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ

ہم اہل سنت میں کچھ ان کے ایجنٹ داخل ہو چکے ہیں اور وہ اس عظیم صحابی پر اہل سنت کا نام لے کر طعن کر رہے ہیں نام نہاد شیخ الاسلام قسم کے لوگ جو آج ابھر کے سامنے آرہے ہیں اور بزرگوں کے نظریات پر منہ رکھ کر آگے بڑھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو حصے ہیں ایک خلافت ولایت والی ہے اور ایک خلافت سیاست والی ہے اور سیاست والی خلافت کے اندر ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ ہیں اور ولایت والی خلافت کے اندر حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ ہیں یعنی زہر وہی ہے جو رافضی ہمیں براہِ راست پلا کر ہمارے عقیدے کو خراب کرنا چاہ رہا تھا لہٰذا یہ سنی نما شیعہ شہد کا لیبل لگا کر ہماری نسل کو وہ زہر پلا رہے ہیں۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی کو بارگاہِ رسالت مآب میں ادنیٰ سی بھی توہین کرتے ہوئے دیکھو تو اس کو اپنے دل سے اس طرح نکال کر پھینک دو جس طرح دودھ سے مکھی نکال کر پھینک دی جاتی ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اور تمام بزرگوں نے اپنی محبت نہیں سکھائی۔ سکھائی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی محبت۔ اس لیے کہ پیر اس لیے نہیں اپنایا جاتا کہ پیر اس کو اپنے پنجرے میں پکڑ لے بلکہ پیر اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اسے رنگ کر حضور ﷺ کے دربار کے مطابق آگے بڑھا دے صحابہ کے دربار کے مطابق آگے بڑھا دے۔ کسی کی تعظیم اور کسی کی اتباع کے لیے اگر ہم کسی کو مذہبی طور پر قائد بناتے ہیں تو اس کا یہ منصب نہیں ہونا چاہیے کہ میں معصوم ہو چکا ہوں اور مجھ سے کبھی کوئی خطا نہیں ہو سکتی اور اگر خدانخواستہ کوئی خطا ہو جائے تو وہ اپنے منصبِ قیادت و سیادت پر اس قدر فخر کرے اور وہ سید بھی ہو تو وہ اپنی سیادت و شرف نسب پر اترائے الحمد للہ ہمارا بھی اس گھرانے سے تعلق ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپنے عمل کے ذریعے ان چیزوں کو ظاہر کیا جائے اپنے کردار و معاملات کے ذریعے ان چیزوں کو ظاہر کیا جائے۔

صدر کو کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی کہ وہ صدر ہے کہا گیا ہے صدر چاہے صف پہ بیٹھے منبر پہ بیٹھے وہ صدر ہی ہے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عمل سے بتایا ہے کہ نسب اگر اعلیٰ ہے تو پھر عمل بتاتا ہے کہ عمل کے ذریعے سے اس کے نسب کا انتخاب خود ظاہر ہوتا ہے۔

یہ نہیں کہ بتایا جائے کہ میں سید ہوں میرے ہاتھ چومو۔ سید ہونا بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس کے ساتھ یہ تمام لوازمات اس پر لازم ہوتے ہیں غیرت کے حمیت دینی اور کربلا کے شہید امام حسین کی جرأت کے۔ کہ وہ اپنے مریدوں کو آگے نہیں کرتا ہے بلکہ سید یزیدیوں سے لڑنے کے لیے خود محاذ پہ جاتا ہے۔ تو یہ تمام چیزیں اس کا تقاضا کرتی ہیں اس لیے ہم نے پیری مریدی سے بھی اجتناب کیا اور ہم نے آپ کو بتایا کہ سید پیری مریدی کے بغیر بھی سید رہ سکتا ہے پیر بنے بغیر بھی پیر ہو سکتا ہے اس لیے کہ سید پیر ہی پیدا ہوتا ہے لہٰذا کبھی اس چیز سے بھی ہٹ کر قرآن و سنت کو واضح کیا جائے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ امت کے سب سے بڑے مرشد رسول اللہ ﷺ ہیں تو جب رسول اللہ ﷺ کی مریدی میں آچکے ہیں تو اب ذریعہ یہ ہے کہ ان کی عصمت ان کی عزت اور ان کے صحابہ ان کے اہل بیت اور ان سے تعلق رکھنے والوں کی عزتوں کو بیان کیا جائے تم ان کا ذکر کرتے رہو گے خدا تمہارا چرچا خود ہی کرا دے گا۔

اب آیئے جس شخصیت پر میں گفتگو کرنا چاہ رہا ہوں میرا دل اس حوالے سے اتنا جلا ہوا ہے اور اس ماحول سے میں اس قدر پریشان ہوں اور اس عظیم صحابی پر جو الزامات اور جھوٹ کی بھرمار ہے کسی کے باپ پر اگر الزام لگ جائے تو وہ بیٹا آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ میرے باپ کی تو عزت قربان ہو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر۔ اس صحابی کے خلاف جو پروپیگنڈا اس وقت چل رہا ہے نیٹ پر ہو یا

جرائد میں ہو یا قیادت اور سیادت پر جمع ہونے والے درپردہ تفضیلی ہوں اور اس لیے کہ قیادت پر اگر کوئی بندہ ہوتا ہے تو وہ اپنی سیٹ کو نہ دیکھے بلکہ حضور ﷺ کے دین کی خدمت کو دیکھے اور جو اس کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہے یا اس کی تنظیم میں آرہا ہے تو وہ یہ نہ دیکھے کہ میں کسی قائد کے پیچھے چل رہا ہوں۔

بلکہ وہ یہ سمجھے کہ یہ تو محض ایک رہنما ہے یہ تو راستہ بتانے والا ہے مجھے اس تک نہیں رکنا ہے مجھے اس سے آگے جانا ہے جب بندہ اپنے قائد تک رکنے تک آجاتا ہے تو بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور قائد اپنے منصب کو معاذ اللہ نبوت کا منصب سمجھ لے تو بگاڑ پیدا ہوتا ہے لیکن کیا وہ نیک لوگ تھے جو دنیا سے چلے گئے جنہوں نے قیادتیں سنبھالی تھیں اور ان سے اگر کوئی تسامح اور سہو ہوا تو لوگوں سے کہنے لگے کہ میری اگر کوئی بات قرآن وسنت یا حضور ﷺ کے یا اہلِ سنت کے اجماعی نظریے کے خلاف ہو جائے تو مجھے اُٹھا کے ایک طرف کر دینا اس لیے کہ میں تو تمہیں دین کی راہ بتانے کے لیے آیا تھا تمہارے لیے اصل چیز تو اہلِ سنت کے عقیدے اور معتقدات ہیں۔

اگر میری رائے اور اہلِ سنت کی اجماعی رائے آپس میں ٹکرا جائے تو پھر میری رائے کی قیادت میں نہ رہنا اصل قائد تو تمہارے وہ تھے میں تو اس وقت محض ایک منزل بتا رہا ہوں۔ یہ نظریہ قائدین کا ہونا چاہیے اور مقتدی کا نظریہ یہ ہونا چاہیے کہ اگر قائد سے کوئی غلطی ہو جائے اور ایسی غلطی جو اہلِ سنت کے مقابلے میں کسی اور گروہ کو یا کسی مخالف کو تقویت دیتی ہو، وہ جہاں بھی ہے اس کے منصب کو نہ دیکھا جائے بلکہ عَلَمِ اعتدال بلند کیا جائے اور حجت قائم کی جائے کہ آپ سے صحابی کی توہین ہوئی ہے آپ سے فلاں بزرگ کی توہین ہوئی ہے ہم نے آپ کے نام کا کلمہ نہیں پڑھا اور نہ اللہ نے ہمیں آپ کے پیچھے چلنے کا کہا ہے بلکہ ان کے پیچھے چلنے کا کہا ہے آپ ان

کی طرف رہنمائی کر رہے تھے اس لیے ہم آپ کے پیچھے چل رہے ہیں لیکن اگر آپ کے نظریات ایسے بن جائیں کہ آپ انہی اکابر کی گستاخی کرنے لگیں تو پھر ہم علی الاعلان اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آپ کا راستہ اور ہے اور ہمارا راستہ اور ہے یہ امام احمد رضا کی تعلیمات ہیں۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر روافض نے تبرا کیا اور افسانے بنائے لیکن جب گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے تو ہماری ذمہ داری دگنی ہو جاتی ہے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کہا:

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اور قربان جاؤں علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس نظریے پر۔ فرمایا اگر دیوبند کی سرزمین پر رہنے والا عاشقِ رسول ہو تو وہ ہمارا بھائی ہے کیونکہ دیوبند ایک علاقے کا نام ہے دیوبند کی سرزمین پہ رہنے والا ایک عاشقِ رسول ہو جس کے نظریات امت کے حوالے سے بالکل درست ہوں اور ایک بریلی میں رہنے والا شخص ہو لیکن حضور ﷺ کے صحابہ یا آپ کے اہل بیت کی توہین کرنے والا ہو تو نہ بریلی کی زمین ہمارے لیے کوئی حیثیت رکھتی ہے نہ دیوبند کی زمین ہمارے لیے کوئی حیثیت رکھتی ہے اگر کوئی چیز حیثیت رکھتی ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے محبوبوں کا ادب ہے۔

اگر ایمان بچانا ہے تو محبت بھی اور دشمنی بھی اللہ کے لیے کرنی ہے یہ ایمان کے وہ تقاضے ہیں جو قرآن مجید نے ذکر کیے ہیں اس کے بغیر نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں چاہے سو سال بھی پڑھ لیں۔ اب ہماری ذمہ داری دگنی ہو جاتی ہے کہ اگر باہر کا بندہ نافرمانی کرے تو اس کی اصلاح کا ایک طریقہ ہے. لیکن ہمارے گھر کا بچہ نافرمان ہو جائے، نمازیں چھوڑے اور خدا کی نافرمانیاں کرے پھر اگر ضمیر زندہ ہو اور خوفِ خدا

ہو تو کسی اور کے لیے تبلیغ کا طریقہ اور ہوتا ہے اگر گھر میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو جلن اور کڑھن اور ہوتی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ مظلوم صحابی ہیں کہ جن کو حملہ کر کے کہ اگر ان کو رضی اللہ عنہ کہا گیا تو کہتے ہیں ان کو رضی اللہ عنہ کہا جا سکتا ہے یا ان کی تعریف میں جملے کہہ دیے گئے تو کہا جاتا ہے کہ ان کی تعریف کی جا سکتی ہے۔

لہٰذا میں نے چاہا کہ آج کے موضوع میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مرتبے اور مقام کو واضح کروں۔ لیکن ایک جملہ پیش کر کے میں صحابی کی تعریف کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ دو شخصیات اہل سنت کا معیار ہیں ایک حضرت مولا علی اور ایک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کسی کو دیکھنا ہو کہ سنی ہے یا جہنم کا کتا ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخوں کو ہمارے تمام علماء نے جہنم کے کتوں میں سے کتا لکھا ہے اس لیے کہ صحابہ کی بے ادبی کرنا بدعت ہے اور بدعتی جہنم کا کتا ہوتا ہے حضور ﷺ کی حدیث ہے اَھْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابُ النَّارِ بدعتی جہنم کا کتا ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَھْلُ الْبِدْعَةِ كِلَابُ النَّارِ

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

[کنزا لعمال بحواله قط فی الافراد عن ابی امامه جلد1، صفحه223، حدیث:1125 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت]

دو شخصیات حضرت مولا علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ایسی عظیم شخصیات ہیں کہ ان سے آپ کسی کا عقیدہ پرکھ سکتے ہیں کسی کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام لیں اور اس کا چہرہ کھل اُٹھے اور اس کے چہرے سے آپ کو

لگے کہ اس نام کو سن کر اس کو بڑا مزہ آیا ہے تو آپ گواہی دیں کہ یہ مومن ہے لیکن پھر اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ اس کے ایمان کو اگر اور کھودا جائے کہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اس کے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے تو پھر اس کے سامنے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا جائے اور اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام سن کر اس کے چہرے پہ بشاشت آجائے اور وہ تمام دقیانوسی روایتیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئیں۔

جماعت اسلامی کے ابو الاعلیٰ مودودی نے ایک کتاب خلافت وملوکیت لکھی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا کہیں پر لکھا کہ انہوں نے جبراً خلافت پکڑ لی کہیں پر لکھا کہ وہ خلافت کے مستحق نہیں تھے کہیں پر لکھا کہ معاذ اللہ وہ اپنے دور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتے تھے یہ باتیں مودودی نے لکھی ہیں تو ایسے شیطانوں کی آپ کے پاس مہم آئے اور کہیں کہ ہمیں ووٹ دیں تو آپ پوچھیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے اگر منافقت کر کے کہے وہ یہ کہہ دے کہ یا اپنا عقیدہ واضح کر دے اگر عقیدہ اس کا ایسے ہی ہو کہ میں ان کو صحابیِ رسول کہتا ہوں اور ان کو تمام الزامات سے بری مانتا ہوں پھر کہو تو ایک ایسے شخص کی جماعت میں بیٹھا ہے۔

جس کا کام صبح شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھونکنا تھا لہٰذا جہاں پر آپ ان لوگوں سے ہوشیار ہیں وہیں پر آپ اگر کسی کو اپنا قائد ڈھونڈیں کسی سے عربی زبان سیکھنا چاہیں کسی سے دین سیکھنا چاہیں یہ ساری باتیں عقیدے کی اس میں بھی ٹٹولیں اس لیے کہ جہاں پر اہل سنت کو نقصان پہنچانے کے لیے رافضیت کو دخل دیا جاتا ہے تو ہمارے میڈیا کے چند نومولود قسم کے مفتی ایسے بھی پیدا ہوگئے ہیں۔

میرے پاس ایک دن پیغام آیا کہ شاہ صاحب آپ مخالفت تو نہیں کریں گے ہم نے کہا مخالفت کرنا غیبت کرنا گناہ کبیرہ ہے یہ تو عام مسلمان کے لیے جائز نہیں چہ جائیکہ لوگ ہمارے پیچھے نمازیں پڑھیں ہمیں تو اس کا زیادہ خیال رکھنا ہے کہنے لگے ہم کچھ علاقوں کے اندر درس قرآن رکھ رہے ہیں میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہو کہنے لگے ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخر میں صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھوائیں گے تو کیا آپ اس کی مخالفت کریں گے ہم نے کہا بالکل کریں گے اس لیے کہ پہلے آپ دلیل دیں کہ صلوٰۃ وسلام نہ پڑھوانے کی وجہ کیا ہے کہنے لگے۔

تاکہ ہم معاشرے میں یہ بات پیش کریں نیوٹرل انداز میں جو ڈاکٹر اسرار کا نظریہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے جو میلاد کرتے ہیں ان کے خلاف زبان سے بھی جہاد ہو گا اور دل سے ان سے نفرت رکھی جائے گی ان کا بندہ میڈیا پر آتا ہے تو تربیت یافتہ ہوتا ہے اور ہم نے صرف میڈیا سے ہی محبت کر لی ہے کہ یہ ٹی وی پر آیا ہم اس سے پیار کریں گے۔

صحابی کی تعریف:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت اور شرف یہ ہے کہ آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں۔ اور صحابی کسے کہتے ہیں امت کے اندر سب سے برگزیدہ درجہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے اور صحابہ سے بڑا درجہ کسی کا نہیں۔ امام بخاری نے سب سے پہلے اس کی تعریف یہ کی تھی کہ:

مَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رَاٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَهُوَ مِنَ الصَّحَابِ

صحابی کی تعریف یہ ہے کہ جس مسلمان نے حضور ﷺ کی صحبت اختیار کی یا جس مجمع میں حضور ﷺ بیٹھے ہیں اس میں آگیا۔ چاہے اس نے حضور ﷺ کا کلام سنا، یا نہیں۔ بعض علماء نے یہاں تک کہا کہ اس نے حضور ﷺ کو دیکھا یا نہیں لیکن وہ اس مجمع میں آگیا جس میں آقا ﷺ جلوہ گر ہیں اسے صحابی کہا جائے گا (یعنی حضور ﷺ کے جلال اور رعب کی وجہ سے یا اژدہام کی وجہ سے تو اس پر بھی ہمارے علماء نے صحابیت کا اطلاق کیا ہے) اور حضرت امام بخاری فرماتے ہیں جس نے حضور ﷺ کی صحبت اختیار کی یا آپ کو دیکھا وہ آپ کا صحابی ہے یہ بعض کے نظریات میں نے ذکر کیے علامہ ابن حجر عسقلانی نے نخبۃ الفکر اور اس کی تمام شروحات کے اندر یہ باتیں موجود ہیں فرمایا:

هُوَ مَنْ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ وَصَحِبَهٗ مُؤْمِنًا بِهٖ وَمَاتَ عَلَى الْإِيْمَانِ

کہ جس نے حضور ﷺ سے ملاقات کی یہ جمہور کی تعریف ہے کہ جس نے حضور ﷺ سے ایک لحظہ کی ملاقات کی ہو اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا ہو وہ صحابی ہے اور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي کہ جس نے حالت ایمان میں مجھے دیکھ لیا اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی أَوْ رَأٰى مَنْ رَآنِي جس نے میرے صحابی کو دیکھ لیا اسے بھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی تو صحابی کا رتبہ یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا ہے تو جہنم سے بری ہو جاتا ہے اللہ نے ہمیں نسبت کیسی عطا فرمائی امام بھی عطا فرمایا تو تابعی عطا فرمایا جس نے صحابہ کو دیکھا ہے اور ہمیں صحابہ کی محبت بھی عطا فرمائی جنہوں نے سر کی آنکھوں سے حضور ﷺ کو دیکھا اور اسی پر ان کا خاتمہ ہوا یہ صحابہ کا مقام اور مرتبہ ہے یہ ان کی عزت اور شان ہے۔

حضرت امیر معاویہ کی شان:

حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے شفا میں امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں اور اسی بات کو سیدنا غوث اعظم نے غنیۃ الطالبین میں کئی کتابوں کے اندر عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے امیر المومنین فی الحدیث جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاذ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں ان سے کسی نے پوچھا تھا حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جو اس امت کے پہلے مجدد ہیں ان کا عدل ایسا تھا کہ جس جگہ بکری پانی پی رہی ہے وہیں پر شیر بھی پانی پی رہا ہے لیکن شیر خیانت کر کے بکری پر حملہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ایک بزرگ کا گزر جنگل سے ہوا اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ شیر بکری کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو آپ نے کہا:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لگتا یوں ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ یہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی شان تھی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پوچھا گیا اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پوچھا گیا کہ بتائیے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رتبہ بڑا ہے یا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ بڑا ہے عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تو آتا ہے کہ آپ کو جلال آ گیا امام ذہبی نے اسی بات کو تہذیب الکمال کے اندر نقل کیا حضرت عبد اللہ ابنِ مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تیری جرأت کیسے ہوئی کہ تو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے مثال کے طور پر کھڑا کر رہا ہے مانا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے زاہد تھے مانا کہ بہت بڑے عابد تھے مانا کہ بہت بڑے قائم اللیل

تھے مانا کہ بہت بڑے امین اور امانت دار تھے مانا کہ بہت بڑے اللہ کے ولی تھے لیکن حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے "غنیۃ الطالبین" میں فرمایا ہے کہ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ گھوڑا دوڑا رہے ہوں اور مٹی اُڑ کر آپ پر نہیں بلکہ آپ کے گھوڑے کی ناک پر لگ رہی ہو جو رینٹھ بن رہی ہے فرمایا اس کا رتبہ بھی عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نمازوں، روزوں بلکہ ہر چیز سے افضل ہے فرمایا اس لیے کہ وہ صحابیِ رسول ہیں۔

حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا کون پیر ہو گا اور سید عالم ﷺ نے اس بات کو ارشاد فرمایا صحابی کا اخلاص اس قدر مضبوط ہوتا ہے سرکار ﷺ فرماتے ہیں میری صحبت میں بیٹھنے والے اتنے عظیم ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے وہ میرے صحابی کے ایک مٹھ جَو کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ سید عالم ﷺ نے مرتبہِ صحابیت کو ذکر کیا ہے اور قرآن مجید میں اس بات کو ذکر فرما دیا اور سرکار ﷺ نے صحابہ کو سند دے دی کیونکہ حضور ﷺ کا منصب ہے وَيُزَكِّيهِمْ آپ ﷺ دلوں کو صاف ستھرا کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تزکیہ نبی کریم ﷺ نے کیا اور تزکیہ کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ ہر قسم کے عیب دلوں سے نکال کر پھینک دینا اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں ان کے تزکیے کا خود ذکر کیا۔

كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

(سورة الحجرات آیت:7)

محبوب تیری صحبت میں بیٹھنے والے تو ایسے ہیں کہ ہم نے ان کے دلوں میں ایمان ایسا اتار دیا ہے کہ ان کا دل اب کفر کو پسند ہی نہیں کرے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: معاویہ ہدایت یافتہ بھی ہیں ہدایت دینے والے بھی ہیں اور میری امت کے فقیہ

اور مجتہد بھی ہیں۔ بخاری کی حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینا کیسا ہو گا۔ قرآن کہتا ہے کہ ان کا دل فسق کو پسند نہیں کرے گا اور اللہ فرماتا ہے محبوب ایک دو نہیں تیری محفل میں جتنے بیٹھنے والے ہیں سب راشد اور میرے بندوں کے مرشد ہیں اور اللہ نے آگے کیا جملہ ارشاد فرمایا **فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً** اللہ کا فضل ان پر ہے اور اللہ کی نعمت۔

اب دیکھیں کہ قرآن نے محاسبے کی کتنی پیاری بات کہی ہے **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ** کوئی یہ کہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بعد میں ایسے ہو گئے اللہ نے فرمایا مجھے اس کا علم ہے اگر بعد میں بگڑنے والے ہوتے تو اللہ علیم نہ فرماتا۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ یہ صحابہ کی زندگی پر نص ہے یعنی ان کی موت اور مرتے دم تک خدا ان کو دیکھ رہا ہے خدا کے یہ جملے بے کار نہیں ہیں حکمت والے ہیں بے شک اللہ حکیم ہے علیم ہے۔ کتاب الفضائل میں امام بخاری نے پورا باب باندھا ہے "باب ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ"

عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہے۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث:3764)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں بازو ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کو ان پر اتنا اعتماد ہے کہ جب خارجیوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو چیلنج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر سب سے پہلے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پہ پڑی۔ فرمایا تُو میرا ترجمان بن کے بتا میں کون ہوں؟ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام آپ کے پاس آیا اور کہا امیر معاویہ ایک وتر پڑھتے ہیں تو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا چپ رہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دو نسبتوں سے سرکار ﷺ سے نسبت ہے ایک نسبت تو صحابی ہونے کے سارے فضائل آپ کے پاس آگئے جو صحابہ کے لیے ہیں۔

دوسری فضیلت حضور ﷺ کے قرابتدار ہونے کی ہے پانچویں پشت میں آپ اپنے والد اور والدہ کی طرف سے حضور ﷺ کے دادا عبد مناف سے مل جاتے ہیں حضرت عبد مناف کے چار بیٹے ہیں جو دو بڑے مشہور ہیں وہ ہاشم اور عبد شمس ہیں ہاشم حضور ﷺ کے جد اعلیٰ ہیں اور عبد الشمس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو کوڑے لگوائے جس نے یزید کو امیر المومنین کہا اور کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مذاق اڑایا تو اس کو بھی کوڑے لگوائے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تقصیر کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کاٹے تھے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جو کاٹے وہ حج کا موقع تھا اس موقع پر سرکار ﷺ نے حلق کروایا تھا اور عمرۃ القضاء کے موقع پر حضور

ﷺ نے تقصیر کروائی تھی حلق اور تقصیر دونوں حضور ﷺ کی سنتیں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

یا اللہ معاویہ کو علم معرفت عطا فرما کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذابِ جہنم سے محفوظ فرما۔

(البداية والنهاية ابن كثير ج .8، الصفحة 129)

عبد العزیز پرہاروی کا مقام و مرتبہ:

عبد العزیز پرہاروی کا 1239ھ میں انتقال ہوا کوٹ ادو میں ان کا مزار ہے یہ اتنے بڑے عالم اور ولیِ کامل تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام ان کی مجلس میں آکر بیٹھا کرتے تھے 12 سال کی عمر میں مکمل عالم بن چکے تھے نبراس شرح عقائد میں ہے کہ آپ کو دوسو تہتّر علوم پر عبور تھا اور آپ نے اپنی کتاب میں ان علوم کے نام لکھے ہیں۔ تیس سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا علماء نے لکھا کہ یہ قدرت کی حکمت ہے یہ بندہ برصغیر میں رہ جاتا تو لوگ بڑے بڑے علماء کو بھول جاتے۔

ایک دفعہ پڑھ رہے تھے تو دروازے پر دستک ہوئی جب بار بار دستک ہوئی تو فرمایا کون ہے اندر آجاؤ کہا میں خضر ہوں تو آپ نے نظر نہ اُٹھائی اور فرمایا خضر ہو تو اندر آجاؤ خضر کو دروازہ کھٹکھٹانے کی کیا ضرورت ہے آپ نے علم نحو میں کتاب الاوسط لکھی ہے تہجد کے وقت آپ لکھ رہے ہیں تو آپ کسی مسئلے کی حاجت کے لیے اُٹھ کے چلے گئے جب واپس آئے تو آگے کی عبارت پوری تھی ساتھ دیکھا تو حضرت خضر علیہ

السلام بیٹھے ہیں فرمایا کہ آپ اتنے منہمک ہو کر دین کی خدمت کر رہے تھے اور کسی شرعی کام کے لیے آپ گئے تو میں نے کہا کہ کام میں حرج نہ ہو جو آپ لکھنا چاہتے تھے تو میں نے اس کو تحریر کر دیا بعض علماء نے لکھا الاوسط کو یاد کرنے والا عربی گرائمر کبھی نہیں بھول سکتا۔ کہا جسے عقائد یا علم کلام کی ابحاث سمجھ نہ آئیں وہ آپ کے مزار کے قریب جا کر نبراس کا مطالعہ کرے تو اللہ اس کے سینے کو علم کے لیے کھول دے گا۔ دہلی سے ایک بہت بڑے عالم ملنے آئے انہوں نے اپنا مشاہدہ خود لکھا وہ کہتے ہیں میں پہنچا تو عبد العزیز پرہاروی کو دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی کہ ان کی داڑھی کے بال بھی نہیں اُگے تھے۔

کہتے ہیں چڑیا کا ایک بچہ کھڑکی سے اندر داخل ہوا عبد العزیز پرہاروی بچے تھے تو کتابیں بند کر کے اپنا رومال اس پہ ڈال کے اسے پکڑ لیا اور پنجرے میں اسے ڈالنے کی کوشش کی انہوں نے اپنا مشاہدہ ذکر کیا کہ لڑکپن کا یہ مرحلہ ہے اور علم یہ ہے کہ دور دراز سے لوگ پڑھنے کے لیے آتے ہیں آپ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخوں کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے عبد العزیز پرہاروی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

حضور ﷺ نے دعا کی: یا اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔ فرمایا اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے عرباض بن ساریہ سے نقل کی فرمایا امام احمد فرماتے ہیں مسلمانوں میں جب بھی کوئی فتنہ ہو گا تو لوگ میری کتاب کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ ان کے لیے ہدایت کی راہیں کھولے گا اور آپ فرماتے ہیں کہ امام ابن حجر عسقلانی نے یہ بات لکھی ہے کہ صحاح ستہ کی جو صحاح اربعہ ہے ان سے بڑا رتبہ مسند احمد کا ہے اتنی مستند کتاب کے اندر امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ کی شان ہے اور رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ معاویہ کو علم عطا فرما اور اسے حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ فرما۔ جس کے لیے حضور ﷺ نے دعا کی ہو کیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہو گا۔ جامع ترمذی کی حدیث ہے حضور ﷺ نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَاهْدِ بِهِ

یا اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: " اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ

صحابی رسول عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ”اے اللہ! تو ان کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:3843)

اللہ بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ تفسیر نبوی بہت بڑے علامہ تھے پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخوں کے خلاف کتاب لکھی پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جیب خاص سے اس کتاب کو پنجاب میں شائع کیا اور پیر معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گجرات والے انہوں نے مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ بھی قلم اُٹھائیے آپ نے قلم اُٹھایا ایک رسالہ لکھا اس کی مقبولیت دیکھیے آپ فرماتے ہیں میں رات کو سو رہا تھا رسول اللہ ﷺ خواب میں آئے سرکار ﷺ نے فرمایا احمد یار تُو تنہا

نہیں ہے تُو نے دنیا میں میرے صحابی کی لاج رکھی ہے قیامت کے دن میں تیری لاج رکھوں گا وہی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے یہ شعر لکھا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر، ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں، سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ بڑا پیارا جملہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے تین دعائیں دی ہیں فرمایا پہلی دعا تو یہ دی کہ یہ لوگوں کو ہدایت دیں دوسری دعا یہ دی ہے کہ خود بھی ہدایت پر رہیں اور ہدایت پر تو سارے صحابہ ہوتے ہیں پھر حضور ﷺ نے ان کو ہدایت پہ رہنے کی دعا کیوں دی ۔فرمایا اس لیے کہ یہاں ہدایت سے مراد کوئی خاص ہدایت نہیں حکومت اور ملک کی جاگیری ہے آپ نے خلافت کا منصب سنبھالنا تھا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد ملکی جاگیر کو سنبھالنا تھا تو فرمایا یہ حضور ﷺ نے جو فرمایا یہ اس طرف اشارہ ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہماری ماں ہیں حضور ﷺ کی بیوی ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اس لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا لقب ہے خال المومنین مومنین کے ماموں ۔ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے سرکار ﷺ سے عرض کی حضور میرے بھائی کے لیے دعا فرمائیں: اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ بِالْھُدٰی

یا اللہ معاویہ کو ہدایت کے ساتھ ہدایت عطا فرما۔ وَجَنِّبْهُ الرَّدٰی اور اسے ہر قسم کی بدی سے دور رکھ ،وَاغْفِرْ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی مولا دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرمادے۔

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُمِّ حَبِيبَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَقَّ الْبَابَ دَاقٌّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا مَنْ هٰذَا قَالُوا : مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : ائْذَنُوا لَهُ

وَدَخَلَ ، وَعَلَى أُذُنِهِ قَلَمٌ لَهُ يَخُطُّ بِهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْقَلَمُ عَلَى أُذُنِكَ يَا مُعَاوِيَةُ قَالَ : قَلَمٌ أَعْدَدْتُهُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، قَالَ : جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا ، وَاللَّهِ مَا اسْتَكْتَبْتُكَ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَا أَفْعَلُ مِنْ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كَيْفَ بِكَ لَوْ قَدْ قَمَّصَكَ اللَّهُ قَمِيصًا يَعْنِي : الْخِلَافَةَ ، فَقَامَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ : فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَإِنَّ اللَّهَ مُقَمِّصٌ أَخِي قَمِيصًا قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِنْ فِيهِ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَادْعُ لَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِهِ بِالْهُدَى ، وَجَنِّبْهُ الرَّدَى ، وَاغْفِرْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عام صحابی نہیں ہیں بلکہ فقیہ اور مجتہد ہیں

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ معاویہ ایک وتر پڑھتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَصاب وہ ٹھیک کرتے ہیں اِنَّهٗ فَقِيهٌ اس لیے کہ وہ مجتہد ہیں۔ مجتہد اس کو کہتے ہیں جو دین کی راہ کو سلجھانے کے لیے غور و فکر کرتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اگر وہ صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر وہ صحیح فیصلہ نہ کر سکا تب بھی اللہ اسے ایک اجر مرحمت فرمائے گا۔

حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: مجتہد اگر خطا کر جائے تو تب بھی اسے ایک اجر ملتا ہے یہاں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دو فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں ایک تو آپ کا صحابی ہونا دوسرا مجتہد ہونا فقیہ ہونا فضیلت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ جس سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں حضرت عبد اللہ جن کو بحر العلوم کہا گیا حبر الامۃ کہا گیا ہے ترجمان القرآن کہا گیا مولا علی رضی اللہ عنہ کا دایاں ہاتھ کہا گیا وہ سید عالم کے علم و حکمت کے محافظ ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ مجتہد کون ہو سکتا ہے اس کے باوجود اگر وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجتہد کہیں اس سے اندازہ لگائیں ان کا علم کیسا ہے۔

سرکار ﷺ نے امام حسن کو گود میں بٹھایا اور فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

یہ میرا بیٹا سردار ہے فرمایا خدا اس کے ہاتھ پر دو عظیم مسلمانوں کے گروہوں میں صلح کروائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے جہاں یہ فرمایا وہیں یہ ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ قبیلہ قحطان میں ایک ایسا شخص پیدا نہیں ہو گا جو لوگوں پر اپنی لاٹھی کے زور سے حکومت کرے گا۔

(صحيح بخاری رقم الحديث:3517)

أَبُو هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ (مسلمانوں کے) دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے ان میں بڑی لڑائی ہو گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا۔" (یعنی دونوں کا دین ایک ہو گا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے واسطے لڑتے ہیں)۔

(صحيح مسلم رقم الحديث:7256)

حضور ﷺ فرماتے ہیں قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میری امت کے دو عظیم گروہ لڑیں گے نہیں۔

وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ بڑی گھمسان کی لڑائی ہو گی۔

مستند تاریخوں میں موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑ رہا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑ رہا تھا ایک آدمی نے کہا دیکھو کتنا اچھا مسلمان تھا اور کافر ہو کے مرا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چپ ہو جا، یہ پہلے بھی مومن تھا اور اب بھی مسلمان ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا **وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ** دونوں کا مقصد ایک ہو گا۔ نہج البلاغہ ج، 2، خطبہ نمبر 58، حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اس وقت جب یہ لڑائی عروج پر تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور فرمایا:

لوگو! جھگڑا نہ کرو اور آپس میں ہوس کو اتنا نہ بڑھاؤ اس لیے کہ ان کا خدا میرا خدا ایک ہے ان کا نبی اور میرا نبی ایک ہے ان کا قرآن اور میرا قرآن ایک ہے لیکن فرمایا یہ جو ہمارا نزاع ہوا ہے یہ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا ہے لیکن وہ سمجھتا ہے

کہ میں قصاص کیوں نہ لوں فرمایا میں اس سے بری ہوں مجھ پر الزام نہ لگایا جائے تو اس بات سے بھی واضح ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کا اظہار فرمادیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے سامنے خلافت کے لیے نہیں آیا تھا بلکہ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے آیا تھا اور یہ حدیثِ پاک جو میں نے صحیح بخاری سے پڑھی ہے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفا میں لکھا ہے کہ یہ حدیث جو جنگِ صفین ہو گی اس کی طرف اشارہ ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت سے دست بردار ہو کر امر خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سونپنے کے بعد ثابت اور صحیح ہے۔ اس سال کا نام سنّ جماعت اس لیے رکھا گیا یعنی اتفاق کا سال کہ مسلمانوں کا اختلاف ختم ہو گیا اور سب نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے رجوع کر لیا اور کوئی تیسرا مدعی خلافت کے لیے باقی نہیں رہا۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں واضح رہے فقہی اور اجتہادی مسائل میں امامت میراثِ پیغمبر ہبہ اور تمام چیزوں کے اندر جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت ہر گز کفر نہیں۔ کفر تو کیا معصیت اور گناہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ بھی ایک مجتہد تھے اور مسائلِ اجتہادیہ میں مجتہدوں کا اختلاف جائز ہے۔ شاہ صاحب آگے فرماتے ہیں لیکن ہاں جس نے بغض وعداوت اور عناد کے جذبے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی لڑی جیسے خارجی۔ فرمایا: بالاتفاق وہ اہلِ سنت کے نزدیک کافر ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا حق پر کون ہے؟ فرمایا اللہ نے جب ہماری تلواروں کو ان کے خون سے نہ رنگا تو ہم زبان کو ان کے خلاف کیوں آلودہ کریں۔

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو صحابہ کے خلاف گندی باتیں کرے وہ اہل سنت سے خارج ہو جاتا ہے۔ امام نووی نے لکھا ہے مسلم کی شرح کتاب الجہاد باب حکم الفئی کی پہلی حدیث کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی تُو تُو میں میں ہوئی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بڑے سخت جملے کہے امام نووی نے فرمایا یہ جھوٹ ہے ایسا ہو نہیں سکتا۔ یہ دین کا اصول ہے فرمایا ہمیں کوئی ایسی روایت مل جائے جس میں صحابہ کے مرتبے کو ہلکا دکھایا جائے ہم صحابی کو تو ہلکا نہیں کہیں گے لیکن اس راوی کو ہلکا کہیں گے۔

احکام شریعت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں صحابہ کی دو قسمیں بیان فرمائیں اس تفصیل کو ذکر کرنے بعد فرمایا سن لو علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض میں اس بات کو لکھا ہے:

وَمَنْ يَكُوْنُ يُطْعِنُ فِيْ مُعَاوِيَةَ فَذَاكَ كَلْبٌ مِّنْ كِلَابِ الْهَاوِيَةِ

حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

امام ابنِ عساکر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ساتھ کشتی لڑیئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کھڑے ہو کر کہا اعرابی میں تیرے ساتھ کشتی لڑوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا معاویہ کبھی بھی مغلوب نہیں ہو گا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی کو پچھاڑ دیا جنگِ صفین کے دن کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے فرمایا اگر مجھے یہ حدیث پتہ ہوتی تو میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کبھی نہ لڑتا۔

داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ امام حسن رضی اللہ عنہ مقروض ہوئے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پندرہ لاکھ درہم بھیج دیے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خود کہتے ہیں میں مقروض ہوا پریشان تھا روضۂ رسول پر گیا سو گیا سرکار ﷺ خواب میں آئے فرمایا کسی سے سوال نہ کرنا کہا میرے دل میں خیال آیا کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں اور قرضہ لے لوں کہتے ہیں سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا سوال کسی سے نہ کرنا۔ جا کر گھر پہنچا ہوں تو شاید وہ سفیر پہلے سے چل چکا تھا پندرہ لاکھ درہم لے کر میرے پاس موجود تھا میں نے کہا یہ بوریوں میں کیا ہے کہا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے ہدیہ پیش کیا ہے۔ ایسی حسین ہستیاں جو اہل بیت کے خادم اور ایسے خادم جن کے لیے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دعائیں کرتے ہیں اور تاریخ میں یہ بھی موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے اور بعض تاریخ کی کتابوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ نے اپنے وصال سے پہلے قاصد کو بھیجا کہ جاؤ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ یزید خبیث نے اسے راستے میں قتل کروا دیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت فرمایا کہ حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت پر جبر نہ کرنا لیکن یزید نے یہ بات نہ مانی تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اردگرد ایسے لوگ موجود تھے کہ جنہوں نے ماحول اس قسم کا بنایا ہوا تھا کہ آپ کے لیے مسئلہ مجبوری بن گیا جس کی بناء پر یزید آگیا اور اگر یزید آبھی گیا آپ بادشاہ تھے بیٹے کو نائب بنانا پھر بھی جائز تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعائیں کیں جنہیں مجتہد فرمایا جن

کے علم کے لیے بشارت دی جن کا مرتبہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معاویہ کو کوئی پچھاڑ نہیں سکتا۔

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا
ایک طرف اعدائے دین ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں دُرود